4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

4.1 عمومی جائزہ

جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران مالی خسارہ جی ڈی پی کا 3.9 فیصد تھا، جو کہ پورے سال کے ہدف 3.8 فیصد سے بلند تھا۔ اگرچہ مجموعی اخراجات کا انتظام بہتر تھا، تاہم، محاصل کی وصولی کا عمل تیز نہیں ہو سکا جس کے نتیجے میں گذشتہ چند برس کے دوران حاصل کردہ مالی استحکام برقرار رکھنا دشوار ہو گیا، جو کہ گذشتہ برس کے فاضل کے مقابلے میں جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران ایک بڑے بنیادی خسارے سے ظاہر ہے (شکل 4.1)۔

شکل 4.1: مالیاتی اظہاریے (جولائی تا مارچ)

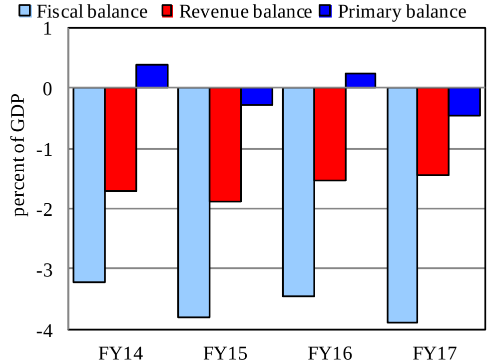

Data source: Ministry of Finance and SBP's calculations

مثبت امر یہ ہے کہ جاریہ اخراجات کے قابو میں آنے سے محاصل کا خسارہ معمولی سا بہتر ہوا۔ دفاع اور سلامتی سے متعلق اخراجات میں اضافے کے باوجود جولائی تا مارچ م س 17ء میں جاریہ اخراجات کی نمو گذشتہ برس کے اسی دورانیے کے مقابلے میں سست رہی۔ اس سست روی کی وجہ دراصل سودی ادائیگیاں تھیں جو گذشتہ برس کی سطح کے قریب رہیں۔ موجودہ کم شرح سود کے ماحول میں محدود سودی اخراجات کی وجہ سے ترقیاتی اخراجات کے لیے مالیاتی گنجائش میسر آئی (شکل 4.2)۔

شکل 4.2: کل اخراجات میں حصہ (جولائی تا مارچ)

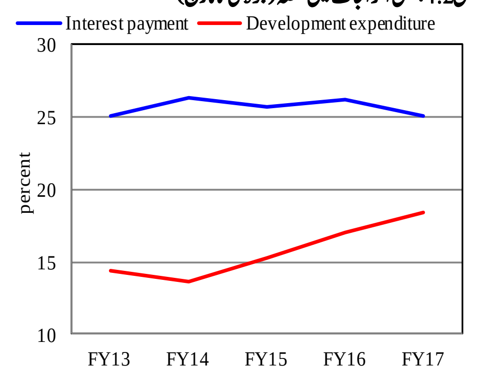

Data source: Ministry of Finance and SBP's calculations

جدول 4.1: مالیاتی آپریشنز کا خلاصہ (جولائی تامارچ)

ارب روپے

	بجٹ	حقیقی		جی ڈی پی کا فیصد	
	م س 17ء	م س 16ء	م س 17ء	م س 16ء	م س 17ء
الف۔ مجموعی محاصل	**5347.0**	**2,961.9**	**3,145.5**	**10.2**	**9.9**
ٹیکس محاصل	4,306.0	2,481.0	2,694.3	8.5	8.5
نان ٹیکس محاصل	1,041.0	480.9	451.2	1.7	1.4
ب۔ مجموعی اخراجات	**6,623.0**	**3,971.3**	**4,383.6**	**13.6**	**13.8**
جاری	5,198.0	3,407.0	3,605.1	11.7	11.3
سودی ادائیگیاں	*1,360.0*	*1,079.4*	*1,094.5*	3.7	3.4
دفاع	*860.2*	*482.9*	*535.7*	1.7	1.7
ترقیاتی	1,435.0	699.4	803.9	2.4	2.5
خالص قرض گاری	-10	10.8	-34.2	0.0	-0.1
ج۔ شماریاتی تفرق	0	-145.8	8.8	-0.5	0.0
مالیاتی توازن (الف۔ب۔ج)	**-1,276.0**	**-1,009.4**	**-1,238.1**	**-3.5**	**-3.9**
محاصل کا توازن	149.0	-445.1	-459.6	-1.5	-1.4
بنیادی توازن	84.0	70.0	-143.6	0.2	-0.5
مالکاری	1,276.0	1,009.4	1,238.0	3.5	3.9
بیرونی ذرائع	234.0	222.9	220.2	0.8	0.7
ملکی ذرائع	1,042.0	786.5	1,017.9	2.7	3.2
بینک	453.0	538.0	694.7	1.8	2.2
غیر بینک	539.0	248.4	323.2	0.9	1.0
نجکاری	50.0	0.0	0.0	0.0	0.0
نمو فیصد					
مجموعی محاصل		10.4	6.2		
ٹیکس محاصل		20.3	8.6		
غیر ٹیکس محاصل		-22.4	-6.2		
مجموعی اخراجات☆		8.5	6.3		
جاری		6.5	5.8		
ترقیاتی		20.7	14.9		

☆شماریاتی تفرق کے علاوہ؛ ماخذ: وزارت خزانہ اور اسٹیٹ بینک کے اعدادوشمار

دریں اثنا، م س 17ء کی جولائی تا مارچ کے دوران مجموعی محاصل کی نمو میں گذشتہ برس کے مقابلے میں نمایاں کمی آئی۔ اس کی وجہ ٹیکس جمع کرنے کے عمل میں خاصی سست روی تھی جو مالیاتی امداد کے اقدامات اور سرمایہ کاری کی اعانت اور معیشت کی نمو کے لیے دی گئی ٹیکس مراعات کی فراہمی کا جزوی نتیجہ تھا۔[1] اتحادی سپورٹ فنڈ، اسٹیٹ بینک کے منافع اور منافع منقسمہ آمدنی کے تحت وصولیوں میں کمی کے باعث نان ٹیکس محاصل میں بھی کمی آئی۔[2]

مالیاتی خسارے میں اضافے کے باوجود، جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران قرض میں اضافہ گذشتہ سال کے مقابلے میں نمایاں کم رہا۔ اس بہتری کی وجہ بیرونی قرض پر بازقدر پیمائی فوائد کے ساتھ حکومت کی جانب سے بینکاری نظام (بالخصوص اسٹیٹ بینک) کی امانتوں کا استعمال تھا۔

4.2 محاصل

جولائی تا مارچ م س 17ء میں مجموعی محاصل میں 6.2 فیصد کی نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 10.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا، اس سست روی کی یہ وجوہات تھیں: (i) نان ٹیکس محاصل میں 6.2 فیصد کی کمی؛ اور (ii) ٹیکس محاصل کی نمو گذشتہ برس حاصل ہونے والے 20.3 فیصد سے گھٹ کر جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران 8.6 فیصد ہوگئی (**جدول 4.1**)۔ صوبائی ٹیکس وصولی کی مضبوط نمو کے باوجود ٹیکس محاصل کی مجموعی نمو میں کمی کی بڑی وجہ ایف بی آر کی جانب سے ٹیکس کی وصولیوں میں ہدف سے کم نمو تھی۔

---

[1] مثال کے طور پر، حکومت نے کسانوں کی پیداواری لاگت میں کمی کے لیے زرعی خام مال (کھاد اور جراثیم کش ادویات) پر سیلز ٹیکس میں چھوٹ / رعایت کی اجازت دی۔ اسی طرح، حکومت نے زیرو ریٹنگ، ٹیکسٹائل کے لیے نئی مشینری اور خام مال کی درآمد پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ اور برآمدات کی بحالی کے لیے رجسٹرڈ برآمد کنندگان کو ڈیوٹی کی واپسی جیسی مراعات کا اعلان کیا۔ مزید برآں حکومت نے توانائی کے منصوبوں میں سرمایہ کاری کرنے والی فرمز کو ٹیکس مراعات پیش کیں۔

[2] جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران پاکستان نے سی ایس ایف کے تحت 550 ملین ڈالر وصول کیے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 713 ملین ڈالر وصول ہوئے تھے۔

ایف بی آر کے ٹیکس

گذشتہ روش کے مطابق، محاصل کی وصولیوں کی رفتار میں م س 17ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہی میں کچھ اضافہ ہوا، تاہم معاشی سرگرمی میں مستقل بہتری کے باوجود گذشتہ برس کے مقابلے میں نمو کی رفتار کمزور رہی۔ جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران ایف بی آر ٹیکس کی وصولیوں میں 8.2 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 17.7 فیصد کی متاثر کن نمو دیکھی گئی تھی۔ بلاواسطہ اور بالواسطہ ٹیکسز دونوں ہی کی وصولیوں میں کمی اس سست روی کی وجہ تھی (**جدول 4.2**)۔ یہ مالیاتی امداد کے اقدامات اور سرمایہ کاری، برآمدات و ملکی پیداوار کی اعانت کے لیے دی گئی ٹیکس مراعات کے جزوی اثرات کی عکاسی کرتا ہے۔ مزید یہ کہ ٹیکس وصولی اور مسلسل بہتری کی جانب گامزن معاشی سرگرمیوں کے مابین بظاہر عدم ربط ٹیکس کے نظام میں موجود ساختی کمزوریوں کو نمایاں کرتا ہے جن کی بہتری کے لیے مزید کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

جدول 4.2 :ایف بی آر کی ٹیکس وصولی (جولائی تا مارچ)

ارب روپے

	بجٹ م س 17ء	پہلی ششماہی کی وصولی		پہلی ششماہی کی فیصد نمو	
		م س 16ء	م س 17ء		م س 16ء
براہ راست ٹیکس	1,558.0	809.8	892.3	15.4	10.2
بالواسطہ ٹیکس	2,063.0	1,279.2	1,368.2	19.2	7.0
کسٹم ڈیوٹی	413.0	276.1	343.4	32.2	24.4
سیلز ٹیکس	1,437.0	886.0	897.7	16.5	1.3
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	213.0	117.1	127.2	12.3	8.6
مجموعی ٹیکس	**3,621.0**	**2,089.0**	**2,260.5**	**17.7**	**8.2**

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

بلاواسطہ ٹیکسز

جولائی تا مارچ م س 17ء میں بلاواسطہ ٹیکس کی وصولی میں 10.2 فیصد کی نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں ان میں 15.4 فیصد کی نمو درج کی گئی تھی۔ کارپوریٹ نفع یابی میں اضافے کی سست رفتار کے ساتھ کارپوریٹ ٹیکس کی شرح میں کمی اس سست روی کی وجہ ہو سکتی ہے۔[3]

[3] جیسا کہ گذشتہ رپورٹوں میں بتایا گیا تھا، سی پیک سے متعلق منصوبوں پر کام کرنے والی کمپنیوں کو ملازمتوں کے مواقع پیدا کرنے / اور نئی صنعتی ذمہ داریوں کے لیے اور ٹیکس سے استثنا رنرمی کی بنا پر ٹیکس کریڈٹ دیے جانے سے بلاواسطہ ٹیکس بھی کم رہے۔

بالخصوص، جولائی تامارچ م س 17ء کے دوران بینکوں کے منافع جات 40 فیصد کم ہو گئے۔[4]

بلاواسطہ ٹیکسز کے ضمن میں، جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران ودہولڈنگ ٹیکس کی نمو گزشتہ برس کے 19.6 فیصد سے گھٹ کر 12.2 فیصد ہوگئی۔ تاہم، جولائی تا مارچ م س 17ء میں منقسمہ آمدنی سے جمع کیے گئے ودہولڈنگ ٹیکس میں 24.3 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا۔ منقسمہ آمدنی سے اس بلند وصولی کی وجہ فائلرز اور نان فائلرز دونوں ہی کے لیے ود ہولڈنگ ٹیکس کی شرح میں اضافہ ہے۔ [5]

ودہولڈنگ ٹیکس کی طرح، ٹیکس کی رضاکارانہ ادائیگی (جس کا تناسب 26 فیصد ہے) جولائی تا مارچ م س 17ء میں کم ہو کر 7.3 فیصد ہوگئی جبکہ گذشتہ برس یہ 25.0 فیصد تھی۔ عندالطلب وصولی واحد جز تھا جس میں 10.0 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال یہ 30.6 فیصد کم ہوا تھا (**جدول 4.3**)۔[6]

جدول4.3: ودہولڈنگ ٹیکس کی تفصیلات (جولائی تامارچ)

ارب روپے

	م س16ء	**م س17ء**	**نمو فیصد**
I۔ رضاکارانہ ادائیگیاں	230.9	247.7	7.3
II۔ عندالطلب وصولی	47.2	51.9	10.0
III۔ ودہولڈنگ ٹیکس	575.4	645.7	12.2
درآمدات	130.1	142.1	9.2
تنخواہ	63.0	75.2	19.3
منقسمہ آمدنی	24.9	31.0	24.3
بینک کا منافع	36.8	32.3	-12.3
معاہدات	144.6	165.2	14.3
رقوم کا اخراج	21.0	21.6	3.0
بجلی	18.5	17.9	-3.0
ٹیلیفون	33.8	36.8	8.9
دیگر	102.8	123.7	20.3
IV۔ متفرقات	7.4	3.8	-48.4
کل	**860.9**	**949.1**	**10.2**

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

[4] بینکوں کی جانب سے بتائے گئے عبوری اعداد وشمار ظاہر کرتے ہیں کہ جولائی تامارچ م س 17ء کے دوران بینکاری شعبے کی نفع آوری کم ہو کر 137.78 ارب روپے ہو گئی جبکہ گذشتہ برس کے دوران یہ 231.7 ارب روپے تھی۔

[5] منقسمہ آمدنی پر فائلرز کے لیے ودہولڈنگ ٹیکس کی شرح 10.0 فیصد سے بڑھا کر 12.5 فیصد اور نان فائلرز کے لیے 17.5 فیصد سے بڑھا کر 20 فیصد کر دی گئی۔ بالخصوص، نان فائلرز کے لیے افراد / لوگوں کے معاون کے لیے میوچل فنڈ پر منقسمہ شرح 10.0 فیصد سے بڑھا کر 15.0 فیصد کر دی گئی۔

[6] اس کی وجہ خطرے پر مبنی آڈٹ متعارف کروانے کے ذریعے آڈٹ کے کیسز کی بہتر دیکھ بھال کو قرار دیا جاسکتا ہے۔

بالواسطہ ٹیکس

مالیاتی امداد کے اقدامات اور ٹیکس مراعات کے اثرات کی عکاسی بالواسطہ ٹیکس کی پست وصولیوں سے ہوتی ہے۔ جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران بالواسطہ ٹیکس کی وصولیاں کم ہو کر 7.0 فیصد ہو گئیں جبکہ گذشتہ برس یہ 19.2 فیصد تھیں۔ یہ کمی وسیع البنیاد تھی۔ تاہم، ملکی سیلز ٹیکس کی وصولی میں کمی اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی توقع سے کم وصولی اس کمی کے اہم اسباب تھے۔

مجموعی سیلز ٹیکس، جس کا تناسب بالواسطہ ٹیکس وصولیوں میں دو تہائی ہے ، جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران اس میں 1.3 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس اس میں 16.5 فیصد کی نمو ہوئی تھی۔ اس کم نمو کا سبب بنیادی طور پر ملکی سیلز ٹیکس کی وصولیوں میں 3.9 فیصد کی کمی تھا، جبکہ درآمدات سے وصولی میں 5.8 فیصد کا اضافہ ہوا۔ پیٹرولیم مصنوعات، کھاد، سگریٹ اور قدرتی گیس میں ملکی سیلز ٹیکس کی وصولیوں میں تیزی سے کمی آئی، جس کی وجہ سے دیگر شعبوں میں سیلز ٹیکس میں ہونے والے اضافے کا اثر زائل ہو گیا **(جدول 4.4)**۔[7]

جدول 4.4: سیلز ٹیکس وصولی کی تفصیلات (جولائی تا مارچ)

ارب روپے

	م س 16ء	م س 17ء	نمو فیصد
ملکی			
پیٹرولیم مصنوعات	193.5	145.4	-24.9
برقی توانائی	22.9	32.4	41.9
سیمنٹ	19.8	21.0	6.3
سگریٹ	12.1	9.7	-19.7
کھاد	15.0	2.9	-80.7
قدرتی گیس	12.1	5.8	-52.0
دیگر	142.8	184.8	29.4
کُل	***418.1***	***402.0***	***-3.9***
درآمدات			
پیٹرولیم مصنوعات	142.8	145.8	2.1
لوہا اور فولاد	37.9	43.7	15.4
مشینری اور مکینکل آلات	34.8	46.1	32.7
برقی مشینری	31.4	37.7	20.4
گاڑیاں (غیر ریلوے)	30.4	37.7	24.0
دیگر	190.7	96.1	-49.6
کُل	***467.9***	***495.3***	***5.8***
کُل مجموعہ	**886.0**	**897.3**	**1.3**

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو اور اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار

[7] جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی گذشتہ رپورٹوں میں بیان کیا گیا تھا، پیٹرولیم مصنوعات پر سیلز ٹیکس کی وصولیوں میں کمی کی وجہ م س کے آغاز پر ان کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے کو جذب کرنے اور پیٹرولیم مصنوعات پر سیلز ٹیکس میں تخفیف کرنے کا حکومتی فیصلہ تھا۔ اسی طرح، کھاد پر سیلز ٹیکس کی وصولی میں کمی کی وجہ کھاد کی فی بیگ لاگت میں کمی کے لیے فیڈ اسٹاک کی قیمتوں کے گھٹنے کے ساتھ وزیر اعظم کے کسان پیکیج کے تحت جنرل سیلز ٹیکس کو 17 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کرنا تھا۔ سگریٹ پر فیڈرل

جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی 8.6 فیصد بڑھ گئی جبکہ گذشتہ برس یہ 12.3 فیصد بڑھی تھی، اس کی وجہ یہ رہی کہ دوسری سہ ماہی میں ہونے والی نمو کی رفتار م س 17ء کی تیسری سہ ماہی میں برقرار نہیں رہ سکی (**شکل 4.3**)۔ اس کی بڑی وجہ سگریٹ (جو فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کے ایک تہائی پر مشتمل ہے) پر وصولیوں میں 24 فیصد کمی تھی کیونکہ فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی شرح میں اضافے کے باعث ان کی پیداوار میں کمی آگئی تھی۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ، ہوائی سفر کی خدمات کے ساتھ ساتھ سیمنٹ اور مشروبات کی صنعتوں کی جانب سے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولیوں میں نمایاں اضافے سے سگریٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں ہونے والی کمی کا اثر زائل ہو گیا۔

شکل4.3: فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی میں سہ ماہی رجحان

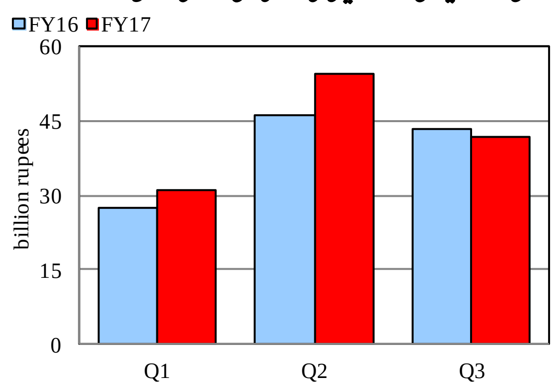

Data source: Federal Board of Revenue

جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران کسٹم ڈیوٹی کی وصولیاں 24.4 فیصد بڑھ گئیں جبکہ گذشتہ برس ان میں 32.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔مالیاتی امداد کے اقدامات اور ٹیکس مراعات کے تحت ڈیوٹی کی شرح میں کمی (منتخب اشیا پر) کے باوجود کسٹم ڈیوٹی کی وصولی میں اس متواتر نمو کی وجہ مجموعی درآمدات، بالخصوص خام مال اور مشینری میں غیر معمولی اضافے کو قرار دیا جاسکتا ہے۔[8، 9]

ایکسائز ڈیوٹی کی شرح میں اضافے کے بعد مقامی طور پر تیار کردہ سگریٹ کی طلب میں کمی کے باعث سگریٹ پر سیلز ٹیکس کی وصولی میں کمی آئی۔ سگریٹ کے صارفین کم قیمت بلیک مارکیٹ متبادلات کی جانب چلے گئے۔

[8] جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران درآمدی قدر 18.7 فیصد کے لگ بھگ بڑھ گئی۔ بالخصوص، اس مدت میں مشینری کی درآمد میں 41.9 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔

[9] م س 17ء کے وفاقی بجٹ میں مشینری اور خام مال کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی 5 فیصد سے کم کر کے 3 فیصد کی گئی۔

نان ٹیکس محاصل

م س 17ء میں جولائی تا مارچ کے دوران نان ٹیکس محاصل میں 6.2 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کے اسی دورانیے میں ان میں 18.8 فیصد کمی ہوئی تھی۔ یہ تخفیف وسیع البنیاد تھی سوائے مارک اپ آمدنی اور پاسپورٹ فیس میں ہونے والے اضافے کے، جن کا مجموعی نان ٹیکس محاصل میں بہت کم حصہ ہے۔ اتحادی سپورٹ فنڈ کی پست وصولی کے ساتھ اسٹیٹ بینک منافع اور منقسمہ آمدنی میں کمی کی وجہ سے غیر ٹیکس محاصل میں کمی آئی (**جدول 4.5**)۔

جدول 4.5: نان ٹیکس محاصل (جولائی تامارچ)

ارب روپے

	بجٹ	حقیقی	
	م س17ء	م س16ء	م س17ء
مارک اپ (سرکاری شعبے کے ادارے اور دیگر)	81.1	11.1	12.1
منافع منقسمہ	85.0	35.8	22.1
اسٹیٹ بینک کا منافع	280.0	177.6	144.8
دفاع (بشمول اتحادی سپورٹ فنڈ)	171.0	80.6	64.4
ڈاکخانہ اور پی ٹی اے سے منافع	81.0	5.4	0.7
گیس اور تیل پر رائلٹی	43.0	46.3	40.3
پاسپورٹ اور دیگر فیس	25.0	8.1	13.6
خام تیل پر حاصل ڈسکاؤنٹ	10.0	5.7	5.9
غیر متوقع لیوی	10.0	1.6	1.0
دیگر	254.9	108.7	146.3
مجموعی نان ٹیکس محاصل	**1,041.0**	**480.9**	**451.2**

ماخذ: وزارت خزانہ

4.3 اخراجات

اخراجات میں نمو مسلسل دوسرے سال بھی سست رہی۔ جولائی تا مارچ م س 17ء میں مجموعی وفاقی وصوبائی اخراجات 6.3 فیصد بڑھ گئے جبکہ گذشتہ برس ان میں 8.5 فیصد کی نمو ہوئی تھی۔ مجموعی اخراجات کی نمو میں اعتدال کی بڑی وجہ جاریہ اخراجات کی نمو میں پائیدار کمی تھی۔ دوسری طرف، جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران ترقیاتی اخراجات 14.9 فیصد بڑھ گئے جبکہ گذشتہ برس ان میں 20.7 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا تھا۔

بہر حال، جاریہ اخراجات کی تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ صوبائی اخراجات کی نمو مضبوط رہی، یعنی جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران یہ 12.3 فیصد رہی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 10.1 فیصد تھی (**جدول 4.6**)۔ جاریہ صوبائی اخراجات میں عمومی سرکاری امور (566 ارب روپے)، نظم عامہ اور سلامتی کے امور (179.7 ارب) اور ایندھن اور توانائی (38.2 ارب) کے تحت ہونے والے اخراجات کا بڑا حصہ رہا۔

جدول 4.6:مالیاتی اخراجات کا جائزہ (جولائی تا مارچ)

ارب روپے

	حقیقی		فیصد نمو	
	م س 17ء	م س 16ء	م س 16ء	م س 17ء
جاری اخراجات	**3407.0**	**3605.1**	**6.5**	**5.8**
وفاقی	2368.9	2439.3	5.0	3.0
سودی ادائیگی	1079.4	1094.5	10.8	1.4
دفاع	482.9	535.7	-0.6	10.9
نظم عامہ اور سلامتی	75.4	81.9	13.5	8.6
دیگر	731.2	727.2	0.3	-0.5
صوبائی	1038.0	1165.8	10.1	12.3
ترقیاتی اخراجات	**699.4**	**803.9**	**20.7**	**14.9**
سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام	623.4	764.6	24.8	22.7
وفاقی	251.3	324.0	20.8	28.9
صوبائی	372.1	422.7	27.7	13.6
دیگر بشمول (بینظیر انکم سپورٹ پروگرام)	76.0	57.2	-5.3	-24.7
خالص قرض گاری	**10.8**	**-34.2**	-24.4	-416.7
شماریاتی تفرق	-145.8	8.8	137.4	-106.0
کُل اخراجات	**4117.1**	**4374.8**	**8.5**	**6.3**

ماخذ: وزارت خزانہ اور اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار

شکل4.4: اخراجات کی نمو میں حصہ (جولائی تا مارچ)

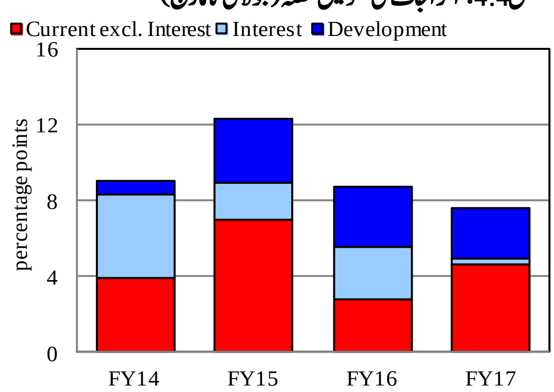

دوسری جانب، دفاع اور سلامتی سے متعلق اخراجات میں نمایاں اضافے کے باوجود اس مدت میں جاریہ وفاقی اخراجات میں محض 3.0 فیصد کا اضافہ ہوا۔ اس کی بنیادی وجہ محدود سودی اخراجات تھے جن میں جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران 1.4 فیصد (15.1 ارب روپے) کا معمولی اضافہ ہوا۔ اس کی وجہ سے ترقیاتی اخراجات میں متواتر نمو کو برقرار رکھنے کے لیے گنجائش بڑھ گئی (**شکل 4.4**)۔

4.4 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران مجموعی صوبائی فاضل رقم 227.6 ارب تک پہنچ گئی، جو کہ پورے سال کے ہدف 339 ارب کا دو تہائی ہے۔ سب سے زیادہ فاضل رقم پنجاب کی جانب سے جمع کی گئی جس کے بعد خیبر پختونخوا، سندھ اور بلوچستان ہیں (**جدول 4.7**)۔ سہ ماہی ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ م س 17ء کی تیسری سہ ماہی میں صوبائی فاضل میں 137.0 ارب روپے کی نمایاں بہتری آئی جبکہ پہلی سہ ماہی میں 108.6 ارب روپے کا اضافہ، اور دوسری سہ ماہی میں 18.0 ارب روپے کا خسارہ ہوا تھا (**شکل 4.5**)۔ یہ بلند محاصل اور مجموعی اخراجات میں سست اضافے دونوں کا نتیجہ تھا۔

جدول 4.7 :صوبائی مالیاتی آپریشنز (جولائی تا مارچ)

ارب روپے

	پنجاب	سندھ	خیبر پختونخوا	بلوچستان	مجموعی	فیصد نمو
م س 17ء						
الف۔ مجموعی محاصل	808.4	500.3	263.1	164.3	1736.1	13.7
وفاقی محاصل میں صوبائی حصہ	665.6	382.2	224.3	150	1422.1	13.5
صوبائی محاصل (I+II)	132.8	107.4	41.3	8.3	289.8	25.2
I ۔ ٹیکس	112.3	101.7	12.1	4.5	230.5	23.5
II۔ غیر ٹیکس	20.6	5.7	29.2	3.9	59.3	32.6
وفاقی قرضے اور منتقلیاں	10	10.7	-2.4	5.9	24.2	-42.4
ب۔ مجموعی اخراجات	723	455.5	290.2	129.8	1598.5	12.6
جاری [2]	484	363.4	216.4	112.1	1175.9	12.3
ترقیاتی	239.1	92.1	73.8	17.7	422.7	13.6
فرق (الف اور ب میں)	85.4	44.8	-27.1	34.5	137.6	28.2
مالکاری (مجموعی توازن) [1]	**-82.7**	**-41.9**	**-67.0**	**-36.0**	**-227.6**	**2.9**
م س 16ء						
الف۔ مجموعی محاصل	715.1	430.7	233	147.8	1526.6	12.2
وفاقی محاصل میں صوبائی حصہ	595.2	329.6	200.6	127.7	1253.2	13.1
صوبائی محاصل (I+II)	113.9	87.3	23.4	6.8	231.4	27.1
I ۔ ٹیکس	91.6	83.0	9.1	2.9	186.7	28.6
II۔ غیر ٹیکس	22.3	4.3	14.3	3.9	44.7	21.1
وفاقی قرضے اور منتقلیاں	6.0	13.7	9.0	13.3	42.0	-41.3
ب۔ مجموعی اخراجات	706.6	348.8	231.5	132.4	1419.3	14.0
جاری [2]	484.4	283.1	175.4	104.3	1047.2	9.9
ترقیاتی	222.2	65.6	56.1	28.2	372.1	27.7
فرق (الف اور ب میں)	8.5	81.9	1.5	15.4	107.3	-8.1
مالکاری (مجموعی توازن) [1]	**-57.4**	**-91.0**	**-66.2**	**-6.6**	**-221.2**	**14.0**

[1] مالکاری میں منفی علامت کا مطلب ہے فاضل رقم؛ [2] جاری اخراجات کا ڈیٹا جدول 4.6 میں دیے گئے ڈیٹا سے مختلف ہو سکتا ہے کیونکہ یہاں دیے گئے اعداد و شمار میں وفاقی حکومت کی سودی ادائیگیاں شامل ہیں۔

ماخذ: وزارتِ خزانہ اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے۔

بلند وفاقی منتقلیوں کے ساتھ ساتھ جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران صوبوں کی اپنی ٹیکس سے متعلق کوششوں کی وجہ سے محاصل میں 13.7 فیصد کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 12.2 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا تھا۔ صوبوں کی محاصل سے متعلق کوششیں

بالخصوص خدمات پر جنرل سیلز ٹیکس (جی ایس ٹی) کی وصولی میں ہونے والے متواتر اضافے سے ظاہر ہیں۔ صوبوں کی جانب سے خدمات پر جنرل سیلز ٹیکس میں محاصل کی بلند وصولی ٹیکس کی منظم منصوبہ بندی خاص طور پر خدمات پر ٹیکس کی وصولی کے لیے انوائس مانیٹرنگ سسٹم کے قیام کا نتیجہ ہے (**شکل 4.6**)[10]

شکل 4.5: صوبائی فاضل کے رجحانات

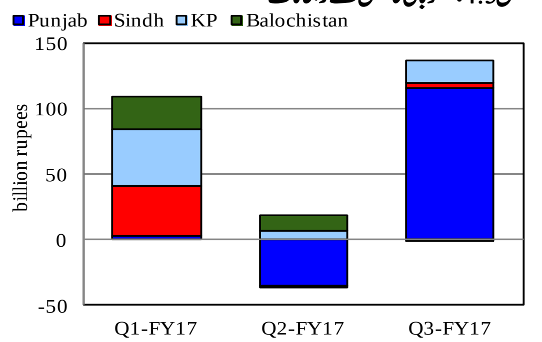

Data source: Ministry of Finance

شکل 4.6: خدمات پر جنرل سیلز ٹیکس کے رجحانات

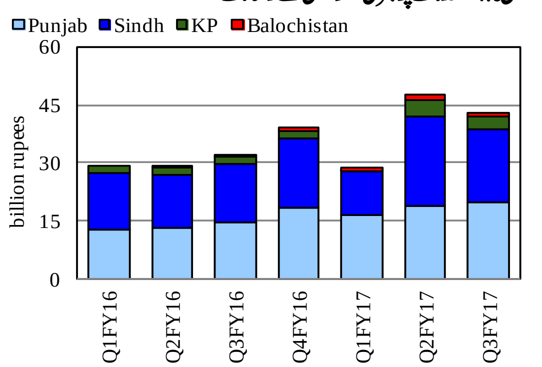

Data source: Ministry of Finance

خدمات پر جنرل سیلز ٹیکس کے علاوہ جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران صوبائی محاصل میں اسٹامپ ڈیوٹی اور موٹر وہیکل ٹیکس کا حصہ بھی نمایاں رہا۔ بالخصوص، اس مدت کے دوران سندھ میں پراپرٹی ٹیکس 73 فیصد بڑھ گئے، جو جائیداد کی قدر پیمائی کے لیے زمینوں کے ریکارڈ کی آٹومیشن کرنے کے اقدامات کے اثرات کی عکاسی کرتا ہے۔[11] اسی طرح، ہائیڈرو پاور پالیسی 2016ء کے تحت ہائیڈرو الیکٹرسٹی سے ہونے والے فوائد کے باعث خیبر پختونخوا میں محاصل کی وصولی بہتر رہی۔

دوسری طرف، جولائی تا مارچ م س 2017ء کے دوران صوبائی اخراجات کی نمو کم ہو کر 12.6 فیصد ہوگئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 14.0 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یہ بات اہم ہے کہ انفراسٹرکچر کی ترقی اور توانائی کے منصوبے صوبوں کی توجہ کا مرکز رہے۔ پنجاب نے اپنے مجموعی اخراجات کا 33 فیصد ترقیاتی اخراجات پر خرچ کیا جس میں

[10] پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی کے تعاون سے حکومت پنجاب نے مختلف خدمات پر، بالخصوص ریستورانوں اور بیوٹی پارلرز میں، انوائس مانیٹرنگ سسٹم کا آغاز کیا (ماخذ: اعلامیہ نمبر پی آر اے/ آرڈرز، 6/ 2012ء، بتاریخ 13 جنوری 2015ء)۔

[11] لینڈ ایڈمنسٹریشن اور ریونیو منیجمنٹ انفارمیشن سسٹم (ایل اے آر ایم آئی ایس)، بورڈ آف ریونیو، حکومت سندھ۔

انفراسٹرکچر اور سماجی شعبوں کو ترجیح دی گئی۔[12] جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران سندھ اور خیبر پختونخوا نے بھی اپنے ترقیاتی اخراجات میں اضافہ کیا۔ اس کے بر خلاف، بلوچستان نے گذشتہ برس کے مقابلے میں زیرِ جائزہ مدت کے دوران ترقیاتی اخراجات میں کمی درج کی۔

4.5 سرکاری قرضہ

جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران 1.2 ٹریلین روپے اضافے کے ساتھ مارچ 2017ء کے اختتام پر مجموعی سرکاری قرضے 20.9 ٹریلین روپے تک پہنچ گئے (**جدول 4.8**)۔ سرکاری قرضوں میں 90 فیصد سے زائد اضافہ ملکی قرضوں کی وجہ سے ہوا، جبکہ اس مدت کے دوران بازقدرپیمائی سے ملنے والے فوائد اور قرضوں کی واپسی میں معمولی اضافے کی وجہ سے بیرونی قرضوں میں اضافہ معتدل رہا۔

جدول 4.8: پاکستان کے سرکاری قرض کا خاکہ

ارب روپے

	ذخائر		رقوم				
			جولائی تا مارچ		م س 17ء		
	جون 16ء	مارچ 17ء	م س 16ء	م س 17ء	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی
خام سرکاری قرضہ (ایف آر ڈی ایل اے تشریح)*	**19,676.7**	**20,873.9**	**1,787.7**	**1,197.2**	**866.1**	**-270.6**	**601.7**
ملکی قرضہ	13,625.9	14,746.0	1,205.5	1,120.1	759.8	-193.1	553.5
بیرونی قرضہ	5,417.7	5,501.4	415.40	83.8	97.3	-54.4	40.8
آئی ایم ایف سے قرضہ	633.1	626.4	166.8	-6.7	8.9	-23.0	7.4
بیرونی واجبات	377.1	368.1	4.7	-9.0	-1.1	-11.1	3.1
خالص سرکاری قرضہ**	17,823.2	18,925.4	1,360.2	1,102.1	458.8	103.6	539.7

* مالیاتی ذمہ داری اور تحدید قرضہ ایکٹ 2005ء میں "مجموعی سرکاری قرضہ" کی تشریح کے لیے جون 2016ء میں ترمیم ہوئی جس کے مطابق یہ ہے "وہ حکومتی قرضہ جس کی ادائیگی مجموعی فنڈ سے ہوتی ہے، اور آئی ایم ایف سے لیے گئے قرضے"

** خام سرکاری قرضے میں سے وہ سرکاری ڈپازٹس منہا کیے جائیں جو بینکاری نظام میں رکھے ہوئے ہیں۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

[12] میڈیم ٹرم ڈویلپمنٹ فریم ورک (ایم ٹی ڈی ایف) 2016ء تا 2019ء حکومت پنجاب۔

ملکی قرضے

جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران بلند مالیاتی خسارے اور گذشتہ برس کے مقابلے میں تھوڑی پست خالص بیرونی مالکاری کی بنا پر خسارے کی مالکاری کا بوجھ ملکی ذرائع پر پڑا۔ اس مدت کے دوران ملکی قرضوں کے جمع ہونے کی رفتار بھی گھٹ گئی۔ جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران اس میں 8.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 9.9 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا تھا (**جدول 4.9**)۔ اس عرصے کے دوران ملکی قرضے میں ہونے والا تقریباً تمام اضافہ قلیل مدتی قرض کی وجہ سے ہوا، کیونکہ حکومت نے طویل مدتی قرض واپس کر دیے تھے۔

جدول 4.9: سرکاری ملکی قرضے میں مطلق تبدیلی

ارب روپے

	جولائی تا مارچ		م س 17ء		
	م س 16ء	م س 17ء	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی
سرکاری ملکی قرضہ	**1,205.5**	**1,120.1**	**759.8**	**-193.2**	**553.5**
مستقل قرضہ	754.2	-561.8	-746.2	26.0	158.4
جس میں					
پی آئی بیز	622.6	-644.9	-780.9	0.0	136.0
پرائز بانڈ	94.1	83.1	34.8	26.0	22.4
رواں قرضہ	354.9	1,599.9	1,480.0	-243.9	363.8
جس میں					
ایم ٹی بیز	540.6	1,077.9	568.1	62.8	447.0
ایم آر ٹی بیز	-219.2	734.6	911.9	-94.1	-83.2
غیر رقمی قرضہ	96.2	82.0	26.0	24.6	31.3
بیرونی کرنسی کے قرضے	0.1	0.0	0.0	0.0	0.0

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

سہ ماہی تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا مارچ م س 17ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہی کے دوران قرض گیری کے لیے اسٹیٹ بینک کے بجائے دیگر ذرائع پر انحصار کیا گیا (**جدول 4.10**)۔ مطلق لحاظ سے، م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک سے بہت زیادہ قرض لینے کے بعد دوسری اور تیسری سہ ماہی میں حکومت نے اسٹیٹ بینک کے 177.3 ارب روپے ادا کیے۔ قرضوں کی یہ واپسی ان وجوہات کی بنا پر ممکن ہوئی: (i) اسٹیٹ بینک کے پاس موجود سرکاری امانتوں میں کمی، اور؛ (ii) کمرشل بینکوں سے قرض گیری میں اضافہ۔

م س 17ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران سرکاری تمسکات میں بینکوں کی دلچسپی بحال ہوئی، جیسا کہ حالیہ نیلامیوں میں بولی کے رجحان سے ظاہر ہے۔ ٹی بلز اور پی آئی بی نیلامیوں کی صورت میں بھی پیش کش اور ہدف کا تناسب بہت بلند تھا۔ تیسری سہ ماہی کے دوران ہونے والی ٹی بلز نیلامیوں میں، 2.5 ٹریلین روپے کے ایک ہدف کے مقابلے میں کمرشل بینکوں نے 4.3 ٹریلین روپے کی پیش کش دی۔ مزید برآں،

زیادہ تر پیشکشیں 3 مہینوں اور 6 مہینوں کے ٹی بلز کے لیے دی گئیں (**جدول 4.10**)۔ حکومت نے سہ ماہی میں عرصیت پوری کرنے والی پی آئی بیز کی واپسی میں سہولت کے لیے ٹی بلز کی نیلامیوں میں ہدف کے مقابلے میں نمایاں طور پر بلند رقم قبول کرلی۔

جدول 4.10: پی آئی بی اور ٹی بلوں کی نیلامی کا خاکہ *

ارب روپے

	ہدف	پیشکش	قبولیت	عرصیت **
پہلی سہ ماہی م س 17ء				
ٹی بلز	1,450.0	3,065.9	1,680.4	1,178.0
پی آئی بی	300	995.3	678.5	1683.9
مجموعہ	**1,750.0**	**4,061.2**	**2,358.9**	**2,861.9**
دوسری سہ ماہی م س 17ء				
ٹی بلز	1,300.0	1,710.6	1,048.4	1,058.4
پی آئی بی	200	234.7	0.0	35.5
مجموعہ	**1,500.0**	**1,945.2**	**1,048.4**	**1,093.9**
تیسری سہ ماہی م س 17ء				
ٹی بلز	2,550.0	4,319.8	2,888.8	2,522.2
پی آئی بی	150.0	323.6	132.4	207.6
مجموعہ	**2,700.0**	**4,643.4**	**3,021.2**	**2,729.8**
جولائی تا مارچ م س 17ء کا				
کال مجموعہ	**5,950.0**	**10,649.8**	**6,428.5**	**6,685.6**

* صرف عرفی مالیت اور مسابقتی بولیاں، ** اصل رقم جمع کوپن ادائیگیاں پی آئی بی کے لیے

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

پی آئی بی نیلامیاں م س 17ء کی تیسری سہ ماہی میں قدرے مختلف تصویر پیش کرتی ہیں۔ مجموعی طور پر حکومت نیلامی سے پہلے کے ہدف پورے نہیں کرسکی کیونکہ بینک بلند شرح پر بولی دے رہے تھے۔ ان پیش رفتوں کے ساتھ پاکستانی ملکی قرضوں کی ترکیب میں طویل مدتی قرضوں کی جگہ قلیل مدتی قرضوں کی طرف تبدیلی دکھائی دی۔ چنانچہ، جولائی تا مارچ م س 17ء میں رواں قرضے کا حصہ 1.6 ٹریلین روپے اضافے کے ساتھ م س 17ء میں مارچ کے اختتام پر بڑھ کر 44.8 فیصد ہوگیا جبکہ جون 2016ء کے اختتام پر یہ 36.7 فیصد تھا۔

گوکہ قلیل مدتی قرضے واپسی کی لاگت کم کرنے میں مددگار ہوتے ہیں، اس کی وجہ سے خاکہ عرصیت خراب ہوجاتا ہے اور اجرائے ثانی اور نوقیمت بندی کے خطرے کا حکومتی انکشاف بڑھ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، دسمبر 2016ء میں ایک سال میں ری فکس ہونے والا قرضہ بڑھ کر 53.6 فیصد ہوگیا جبکہ جون 2015ء میں یہ 47.7 فیصد تھا۔[13] اسی طرح، عرصیت کی اوسط میعاد (اے ٹی ایم) دسمبر 2016ء میں کم ہوکر 2.1 برس ہوگئی جبکہ جون 2015ء میں یہ 2.3 برس تھی (**جدول 4.11**)۔

[13] بہرحال، 2013ء کے 67.2 فیصد کے مقابلے میں یہ تناسب نمایاں طور پر کم ہے۔

ملکیت کے لحاظ سے، گو کہ سرکاری تمسکات کا ایک حصہ ثانوی بازار کی تجارت کے ذریعے غیر بینک مالی اداروں کی جانب منتقل ہو گیا، تاہم اب بھی سرکاری تمسکات کا تقریباً 80 فیصد کمرشل بینکوں کے پاس ہے (**شکل 4.7**)۔ کمرشل بینکوں کی طرح غیر بینکوں نے بھی م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں اپنی سرمایہ کاریاں پی آئی بی سے ٹی بلز کی طرف منتقل کر دیں۔ تاہم، م س 17ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہیوں کے دوران پی آئی بیز اور ٹی بلز دونوں ہی میں بڑھی ہوئی سرمایہ کاریاں تازہ سرمایہ کاری کو ظاہر کرتی ہیں، جو کہ ایک خوش آئند پیش رفت ہے۔

جدول 4.11: ملکی قرضے کے خطرے کے اظہاریے *

اے ٹی ایم اور اے ٹی آر کے لیے برسوں کی تعداد؛ بصورت دیگر مجموعی فیصد

	2015ء	مارچ 16ء	جون 16ء	دسمبر 16ء
شرح سود کا خطرہ				
ایک سال میں ری فکس ہونے والا قرضہ	47.7	53.3	52.8	53.6
معین شرح کا قرض	58.9	61.2	61.6	54.3
اے ٹی آر	2.3	2	2.1	2.1
نومالکاری خطرے کا اظہاریہ				
ایک سال میں قرض کی عرصیت	47.3	52.4	51.9	52.7
اے ٹی ایم	2.3	2.1	2.1	2.1

* اختتام مارچ کی متعلقہ معلومات اب تک دستیاب نہیں

آے ٹی آر: واپس ادائیگی کی اہلیت، اے ٹی ایم: عرصیت کا اوسط وقت

ماخذ: ڈی پی سی او

شکل 4.7: ایم ٹی بیز اور پی آئی بیز کی تحویل

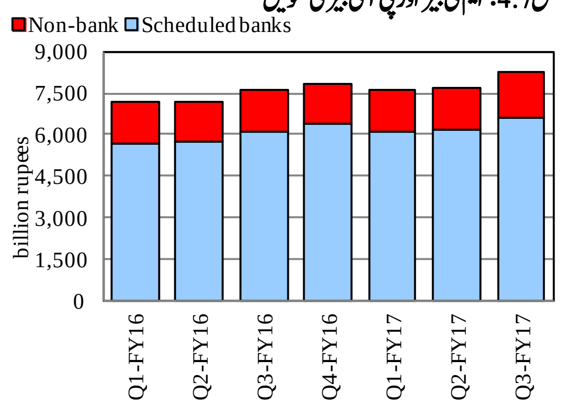

غیر رقمی قرضہ

م س 17ء کی تیسری سہ ماہی میں قومی بچت اسکیموں میں خالص رقم کا بہاؤ م س 17ء کے پہلے نصف کے مقابلے میں معمولی سا بہتر ہوا۔ یہ متوقع تھا کیونکہ بعض اسکیموں پر پہلی ششماہی کے دوران منافع کی شرح میں اضافے کے اثرات تیسری سہ ماہی میں ظاہر ہونا شروع ہوئے۔[14] تاہم، جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران قومی بچت اسکیموں میں خالص رقم کی آمد گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران مشاہدہ کی گئی سطح سے اب بھی پست تھی۔

[14] جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران قومی بچت اسکیموں کی شرح میں تین بار نظر ثانی کی گئی، یعنی: یکم اگست 2016ء؛ یکم اکتوبر 2016ء اور؛ یکم فروری 2017ء

ساتھ ہی ان اسکیموں میں مجموعی رقم کی آمد م س 17ء کے دوران منافع کی شرح میں تبدیلیوں کے لیے زیادہ لچک دار ثابت ہوئی، اور تیسری سہ ماہی کے دوران رقوم کی مجموعی آمد میں نمایاں اضافہ نظر آیا (**شکل 4.8**)۔ ایسا لگتا ہے کہ سرمایہ کاروں نے بلند شرحوں کے فوائد حاصل کرنے کے لیے اپنی سرمایہ کاریوں کی نو قیمت بندی کی ہے، کیونکہ خالص رقوم کی آمد میں زیادہ اضافہ نہیں ہوا۔[15]

شکل 4.8: قومی بچت اسکیموں میں رقوم کی آمد

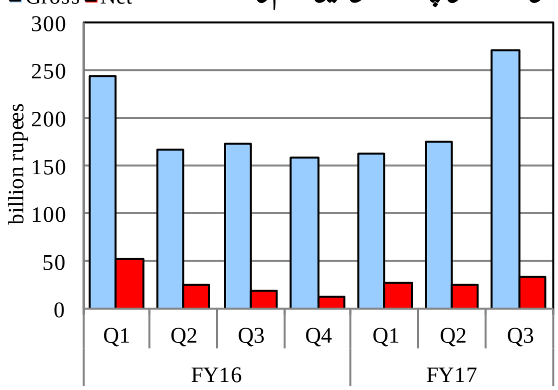

Data source: Central Directorate of National Savings

سرکاری بیرونی قرضہ

م س 17ء جولائی تا مارچ کے دوران پاکستان کے سرکاری قرضوں کے ذخائر 595.6 ملین ڈالر اضافے کے ساتھ مارچ 2017ء کے اختتام پر 62 ارب ڈالر ہوگئے (**جدول 4.12**)۔ اس مدت کے دوران بیرونی قرضے کی خاصی تقسیم کے باوجود، بیرونی قرضے کے حجم میں کمی 1.5 ارب ڈالر کے باز قدر پیمائی فوائد کی عکاسی کرتی ہے۔ ساتھ ہی بیرونی قرضوں کی واپسی میں بھی گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں معمولی اضافہ ہوا ہے۔

شکل 4.9: سرکاری بیرونی قرضے کی مجموعی تقسیم اور ادائیگی

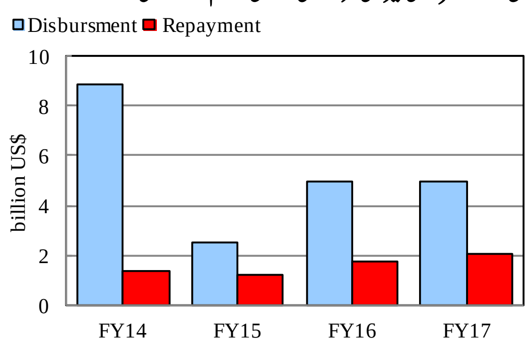

Data source: Economic Affairs Division and State Bank of Pakistan

15 یہ امر قابل غور ہے کہ بہت سی قومی بچت اسکیموں کو جلد رقوم بھنوانے پر کسی براہ راست جرمانے سے استثنا حاصل ہے جس کی وجہ سے سرمایہ کاروں کے لیے اپنے حقیقی سرٹیفکیٹس کی نو سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

تقسیم

جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران بیرونی قرضوں کی خام تقسیم 4.9 ارب روپے تھی، جو م س 17ء کے آغاز پر اعلان کردہ پورے سال کے ہدف 7.6 ارب ڈالر سے بڑی حد تک مطابقت رکھتی تھی (**شکل 4.9**)۔ ایک ارب ڈالر کے صکوک بانڈ کی آمدنی کے ساتھ پاکستان کو بیرونی قرض دہندگان، بالخصوص ایشیائی ترقیاتی بینک، غیر ملکی کمرشل بینکوں اور چین، کی جانب سے بھی خاصی رقوم موصول ہوئی تھیں۔

جدول4.12: سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات

ارب ڈالر

	ذخائر		رقوم				
			جولائی تا مارچ		م س17ء		
	جون16ء	مارچ17ء	م س16ء	م س17ء	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی
سرکاری بیرونی قرضہ اور واجبات (ایک+دو+تین)	61.4	62.0	4.1	0.6	1.0	-0.9	0.5
سرکاری بیرونی قرض (ایک + دو)	57.7	58.5	4.1	0.9	1.1	-0.8	0.5
حکومتی قرض	51.7	52.5	2.6	0.8	1.0	-0.6	0.4
جس میں؛							
پیرس کلب	12.7	11.9	0. 6	-0.8	0.1	-1.2	0.3
کثیر فریقی	26.4	25.9	0.9	-0.4	-0.2	-0.4	0.2
دیگر دوطرفہ	4.4	5.2	0.2	0.8	0.3	0.4	0.1
یوروصکوک بانڈز	4.6	5.6	0.0	1.0	0.0	1.0	0.0
کمرشل قرضہ جات	1.5	2.2	1.2	0.7	0.4	0.0	0.4
آئی ایم ایف	6.0	6.0	1.5	0.1	0.1	-0.2	0.1
زرمبادلہ کے واجبات	3.6	3.5	-.01	-0.1	0.0	-0.1	0.0

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ م س 17ء کے آغاز میں آئی ایم ایف پروگرام کی تکمیل کے باوجود، کثیر فریقی ڈونرز کی جانب سے رقوم کی آمد جاری رہی۔[16] خاص طور پر، جولائی تا مارچ م س 17ء میں عالمی مالی اداروں کی جانب سے مجموعی تقسیم 1.2 ارب ڈالر تھی۔ کثیر فریقی رقوم میں، ایشیائی ترقیاتی بینک کی تقسیم میں اضافہ ہوا، جبکہ عالمی بینک کی جانب سے آنے والی رقوم میں کمی آئی۔ غیر ملکی کمرشل بینکوں کی جانب سے حاصل ہونے والی خاصی مالکاری ایک اور اہم پیش رفت ہے۔ اس میں چائنا ڈویلپمنٹ بینک (سی ڈی بی) کی جانب سے 700 ملین ڈالر، انڈسٹریل اور کمرشل بینک چائنا (آئی سی بی سی) سے 300 ملین ڈالر اور نور بینک کی جانب سے 315 ملین ڈالر ان میں شامل ہیں۔

جدول 4.13: سرکاری بیرونی قرضے کی واپسی (جولائی تا مارچ)

ملین ڈالر

	م س16ء	م س17ء	تبدیلی
سرکاری قرضہ جس میں	2,005.0	2,045.5	40.5
پیرس کلب	129.1	153.8	24.7
کثیر فریقی	955.9	999.6	43.8
دیگر دوطرفہ	200.0	233.4	33.3
یورو/صکوک بانڈز	500.0	0.0	-500.0
چائنا سیف ڈپازٹ	0.0	500.0	500.0
تجارتی قرضے	200.0	139.8	-61.2
آئی ایم ایف	52.6	0.0	-52.6
بیرونی واجبات	0.0	0.0	0.0
کل	**2,057.6**	**2,045.5**	**-12.1**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

بیرونی قرضوں کی واپسی

جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران سرکاری بیرونی قرضوں کی واپسی میں محض 40.5 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا (**جدول 4.13**)۔ قرضوں کی واپسی کے اس بوجھ میں بڑا حصہ جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران کثیر فریقی ڈونرز کو تقریباً 1.0 ارب ڈالر کی واپسی کا تھا۔ مزید برآں، حکومت نے 500 ملین ڈالر کے چائنا سیف ڈپازٹ بھی واپس کیے۔

[16] عموماً کثیر فریقی اداروں (جیسے ایشیائی ترقیاتی بینک، عالمی بینک، وغیرہ) کی جانب سے رقوم کی آمد آئی ایم ایف پروگرام کے تحت ساختی اصلاحات کے ساتھ ممکن ہوتی ہے اور عام طور پر پروگرام کی تکمیل پر رک جاتی ہے۔ تاہم، چونکہ رقوم مسلسل آتی رہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت اپنا اصلاحاتی پروگرام جاری رکھے ہوئے ہے۔